

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

شری چندر گوڈا رام گوڈا پائل اور دیگر

بنام۔

ریاست مہاراشٹر اور دیگر وغیرہ

2 ستمبر 1996

کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹانک، جسٹسز۔

اراضی کے حصول کا قانون، 1894:

عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی زمین۔ بعد میں کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے الاٹ کی گئی۔ سابقہ مالکان کو زمین کی بحالی کا دعویٰ منعقد کیا گیا، جائز نہیں کیونکہ زمین کو عوامی مقصد کے علاوہ کسی اور عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا جس کے لیے اسے حاصل کیا گیا تھا اور یہ کہ سابقہ مالک کو نوٹیفیکیشن کی تاریخ تک نرخ بازار کے مطابق مناسب معاوضہ ادا کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 وغیرہ کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر

-16573

1996 کے ڈبلیو پی نمبر 1552 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 26.4.96 کے فیصلے اور حکم

سے۔

درخواست گزار کی طرف سے بھراو این۔ نانک اور اے۔ ایم۔ خان ولکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواستیں 12 مارچ 1990 کو ڈبلیو پی نمبر 5196/89 اور 26 اپریل 1996 کو ڈبلیو پی نمبر 1552/96 میں منظور کردہ احکامات کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ پہلی رٹ پٹیشن میں تاخیر کی معافی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ جہاں تک دوسری رٹ پٹیشن کا تعلق ہے، حقائق متنازع نہیں ہیں۔ بہت پہلے 1974 میں مہاراشٹر ریجنل ٹاؤن پلاننگ ایکٹ ("ایم آر ٹی پی ایکٹ"، مختصر طور پر) کی دفعہ (4) کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے اسکیم کی منظوری کے بعد نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا تھا، تاکہ زمین کو مذکورہ اسکیم کے استعمال کے لیے حاصل کیا جاسکے۔ اس کے مطابق، اراضی کے حصول کے افسر کے ذریعہ

ارضی کے حصول کے قانون، 1894 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 11 کے تحت 11 نومبر 1977 کو ایک ایوارڈ منظور کیا گیا۔ قبضہ اس سے قبل 21 اکتوبر 1974 کو لیا گیا تھا۔ زمین کے استعمال کے بعد، اضافی زمین کو کولہا پور میونسپلٹی کے کچھ کنسلروں اور ملازمین کو الاٹ کرنے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی۔ نتیجتاً، پہلی رٹ پٹیشن دائر کی گئی جسے 12 مارچ 1990 کو میرٹ پر مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد، درخواست کنندگان نے حصول کو چیلنج کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا اور مقدمہ خارج کر دیا گیا کیونکہ واپس لیا جانا قابل قبول نہیں تھا۔ تحریری درخواست نمبر 1552/96 دائر کی گئی۔ اس رٹ پٹیشن کو بھی اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا کہ رٹ پٹیشن میں پہلے کا حکم ری جوڈیکاٹا کے طور پر کام کرتا تھا۔ لہذا، دوسری رٹ پٹیشن کو قابل سماعت نہیں قرار دیا گیا۔

درخواست کنندگان کی طرف سے پیش فاضل وکیل، شری نائک نے دلیل دی کہ دوسری رٹ پٹیشن میں، درخواست گزار نے 10 اکتوبر 1973 کی ریاستی حکومت کی قرارداد کے مطابق قبضہ کی بحالی کی درخواست کی جس کے تحت حکومت نے ہدایت کی کہ اضافی زمین کو پہلے کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے اور متبادل طور پر اسے سابقہ مالکان کو واپس دیا جائے۔ چونکہ اس نے مذکورہ حکومتی قرارداد کے نفاذ کی درخواست کی تھی، اس لیے رٹ پٹیشن کو تعمیری عدالت کی بنیاد پر خارج نہیں کیا جاسکا۔ وہ کچھ احکامات پر بھی بھروسہ کرنا چاہتا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حکومتی قرارداد کے نفاذ کے مطابق عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیے گئے ہیں۔ ہمیں نہیں لگتا کہ یہ عدالت سابقہ مالکان کو زمین کی بحالی کی ہدایت دینے میں جائز ہوگی جب زمین کو واپس لے لیا گیا تھا اور اسے تمام رکاوٹوں سے پاک میونسپلٹی کے حوالے کیا گیا تھا۔ ہمیں کسی بھی رٹ پٹیشن میں نوٹیفیکیشن کی صداقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خود مختار ہے کہ عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی زمین کو کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا، حالانکہ اس کا استعمال اصل عوامی مقصد کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ ارادہ نہیں کیا گیا ہے کہ کوئی بھی زمین جو غیر استعمال شدہ رہ جائے، اسے سابقہ مالک کو واپس کر دیا جائے جسے نوٹیفیکیشن کی تاریخ تک مارکیٹ ویلیو کے مطابق مناسب معاوضہ ادا کیا گیا تھا۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے دونوں رٹ درخواستوں میں راحت دینے سے انکار کر دیا۔

خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔